نوریؒ وسلِّم دائماً ابداً علیٰ حبیبک خیر الخلق کلّھم

# درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں مجلسِ ذکر منعقد ہوتی تھی۔ مجلس کے اختتام پر ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارفؒ کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں انہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ و لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است          خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۸ سائڈ اے - ۱۳ - ۳ - ۸۲ء

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و اٰلہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد! عَنْ مَالِكٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهٖ "يَا بُنَيَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَ هُمْ اِلَى الْاٰخِرَةِ سِرَاعًا يَذْهَبُوْنَ وَ اِنَّكَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ وَ اسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَةَ وَ اِنَّ دَارًا تَسِيْرُ اِلَيْهَا اَقْرَبُ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا"

حضرت امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! جس بات کا لوگوں سے وعدہ کیا گیا تھا اس کی مدت ان پر دراز ہو گئی، حالانکہ لوگ آخرت کیطرف تیزی سے چلے جا رہے ہیں۔ بیٹے جس وقت تم پیدا ہوئے تھے اسی وقت سے تمہاری پیٹھ دنیا کی طرف اور تمہارا رُخ آخرت کی طرف ہے (یعنی تم اپنی پیدائش کے دن سے گویا دنیا کو پیچھے چھوڑتے چلے آ رہے ہو اور آخرت کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہو۔) اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جس گھر اور مقام کی طرف تم جا رہے ہو وہ تم سے اس گھر اور مقام کی بہ نسبت زیادہ قریب ہے جس کو تم چھوڑ کر جا رہے ہو۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا:

یَا بُنَیَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَیْھِمْ مَا یُوْعَدُوْنَ

لوگوں کو ایک عرصے سے یہ بتلایا جا رہا ہے اور ڈرایا جا رہا ہے کہ قیامت میں اٹھایا جائے گا تمہیں اور حساب ہوگا۔

کیونکہ عقائد انبیاء کرام کے ایک ہی رہے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا اِتَّبِعْ مِلَّۃَ اِبْرَاھِیْمَ۔ ابراہیم علیہ السلام کی ملت کی پیروی کرو۔ تو عقائد انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جو وہ نشر کرتے رہے، پھیلاتے رہے، تبلیغ فرماتے رہے وہ ایک ہی تھے۔ اس میں آخرت میں اٹھانا قیامت پر ایمان یہ ضروری جزء ہے۔ تو ایک عرصے سے پہلے ہی سے یہ چلا آ رہا ہے۔ سب انبیاء کرام بتاتے چلے آئے ہیں وَھُمْ اِلَی الْاٰخِرَۃِ سِرَاعًا یَذْھَبُوْنَ۔ یہ تعلیم ہے اور نظریہ آ رہا ہے سامنے کہ سب لوگ آخرت کی طرف تیزی سے جا رہے ہیں۔ ہر لمحہ، منٹ، گھنٹہ، دن، ہفتہ، مہینہ یہ سب ادھر ہی کی طرف جا رہا ہے۔ جیسے جیسے یہ ساعت گزر رہی ہیں تو انسان آخرت کی طرف بڑھ رہا ہے اور یہ بھی تیزی کے ساتھ ہے۔ وَاِنَّکَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْیَا مُنْذُ کُنْتَ جس دن سے تو پیدا ہوا ہے اور آج تک یہ دُنیا کے تُو نے جتنے دن گزارے وہ پیچھے چھوڑ دیئے ہیں اور آخرت کی طرف رُخ ہے تیرا۔ جتنا عرصہ گزر گیا سمجھ لو کہ اتنا فاصلہ تم نے طے کر لیا اور اتنے قریب آ چکے ہو آخرت میں وَاِنَّ دَارًا تَسِیْرُ اِلَیْھَا اَقْرَبُ اِلَیْکَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْھَا۔ وہ گھر جہاں تم جا رہے ہو وہ قریب ہے تمہارے زیادہ، یہ گھر جس گھر سے نکل رہے ہو یہ دُور ہو گیا ہے۔

جس دن دنیا میں آئے تھے اس دن انتظامات تھے کہ پلے گا کیسے، بڑھے گا کیسے، پھر کرے گا کیا یہ سب کچھ کر چکے ہو۔ جس عرصے تک بھی گزر چکا ہے آدمی وہ دُور ہو چکا اور سچ مچ بھی دور ہو جاتا ہے لوٹ کے پھر آ نہیں سکتا۔ جو ماضی ہے وہ پھر نہیں لوٹ کر آتی تو وہ دور ہو چکا۔

تمہارا تعلق تو خدا کی ذات سے اور آخرت سے ہونا چاہیئے۔ آخرت میں کام آنے والی چیز سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے اور کوئی نہیں۔ جب صرف اللہ کی ذات ہی انسان کے ساتھ رہنے والی ہے اور اسی نے اسے پیدا کیا، وجود بھی بخشا اور زندگی بھر اُسی نے سارے کام کیے تو اس ذات سے بڑھ کر کوئی ذات تعلق رکھنے کے قابل نہیں اور سب کی بہ نسبت اسی ذات سے تعلق ہونا چاہیئے، وہی کام آتی ہے آخرت

ہیں، یہاں سے آدمی جاتا ہے قبر میں بس پھر اللہ ہے اور وہ ہے اس کے سوا کچھ بھی نہیں اور جب خدا کی مرضی ہو، اس کی رضا ہو، خوشنودی ہو تو رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ یہی قبر جو نظر آتی ہے ہمیں کہ اس میں کچھ بھی نہیں ہے یہ اس کے لیے جنّت کا باغ ہے۔

ایک صحابی کو جو شہید ہوئے تھے میدانِ جنگ میں اور کوئی پسندیدہ صورت نہیں نظر آتی تھی ان کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے کپڑے اللہ تعالیٰ نے ایسے اس کو عزیز کر دیئے ہیں کہ حوریں داخل ہو رہی ہیں۔ وہ کپڑے جو بیچارے کے ہوں گے جس طرح کے بھی ہوں گے، وہ خون میں بھی بھر گئے ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔ جو چیز اللہ کو پسند ہو پھر اس کا تو حال بدل جاتا ہے، کیفیّت بدل جاتی ہے۔ یہی آتا ہے حدیث شریف میں، قیامت کے دن آئیں گے شہداء تو ان کا خون جو ہوگا رنگ اس کا خون کا ہوگا، مگر اس کی خوشبو مشک کی ہوگی۔

تو اللہ تعالیٰ کی پسند ہو اور اللہ سے کسی کو تعلق ہو تو کام آنے والی ذات تو صرف ایک ہی رہ جاتی ہے باقی جتنے ہیں سب کے سب یہاں کا ایک کھیل سا ہے۔ اور کام آنے والی چیز اپنا عمل ہے جو خدا کی رضا کے لیے کیا گیا ہو۔ خدا کے یہاں مقبول ہو، پسند ہو وہ ہے۔ پھر وہاں سب کچھ میسّر آجاتا ہے جو یہاں میسر ہے غم اور بے چینی اور اندیشوں کے ساتھ وہ وہاں بلا فکر کے بلا غم اور بلا اندیشے کے انسان کو میسر ہو گی۔ ایک مسلمان کو میسر ہو گی تو وہ گھر تو آنے والا ہے اور اسی طرف جا رہے ہیں اور چل چکے ہیں اتنا جتنی گزر چکی ہے عمر اور کتنا اور چلنا ہے اس کا کسی کو بھی پتہ نہیں۔

جو مکلف اور بالغ ہو گیا اسکے بعد اس کا اور کسی کا بھی کوئی بھی بھروسہ نہیں ہوتا ہے کہ کب وہ اللہ کے پاس چلا جائے تو تعلق جو ہے وہ خدا کی ذات سے رکھو، کام آنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے اور کام آنے والی چیزیں اعمالِ صالحہ ہیں، اتباعِ سُنّت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے جو احکام پہنچے ہیں ان پر عمل کرنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا یہ اللہ کو پسند ہے۔ اعمال میں سب سے قیمتی ذکر اللہ ہے اور اتباعِ سنّت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا سے نوازے۔ آمین ❊